صوفہ پاک کرنے کا طریقہ

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

صوفہ پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ مسئلے کی بنیادی طور پر ممکنہ دو صورتیں ہو سکتی ہیں :

(1) صوفے کی پوشش ایسی چیز کی بنی ہوئی ہو کہ اس میں مسام ہوں اور اس میں لیکوڈ چیز جذب ہو جاتی ہو (جیسا کہ عموماً صوفے ایسی ہی ہوتی ہیں) نیز اس پر کوئی ایسی چیز یا کور بھی نہ چڑھایا گیا ہو، جو نجاست، پیشاب وغیرہ جذب ہونے سے مانع ہو، تو اس کو پاک کرنے کے لیے دھونا ضروری ہے، خواہ نجاست کی تری ابھی موجود ہو یا خشک ہو چکی ہو۔ اب اگر اور وہ ایسی چیز سے ہو کہ جس کو نچوڑا نہ جا سکتا ہو، تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو ایک بار دھو کر چھوڑ دیا جائے، یہاں تک کہ پانی ٹپکنا رُک جائے، یونہی دو مرتبہ مزید دھویا جائے اور تیسری بار کے بعد جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے، تو وہ پاک ہو جائے گا، البتہ ہر بار اسے خشک کرنا ضروری نہیں۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پر اس قدر پانی بہایا جائے یا بہتے پانی میں اتنی دیر رکھ دیا جائے کہ نجاست زائل ہونے کا ظن غالب ہو جائے، تو بھی وہ صوفہ پاک ہو جائے گا کہ اصل مقصود ازالۂ نجاست یعنی ناپاکی کو دور کرنا ہے۔

(2) اور اگر صوفے کی پوشش ایسی چیز کی بنی ہوئی ہو یا اس پر کوَر، وغیرہ کوئی ایسی چیز چڑھائی گئی ہو، جس میں مسام نہ ہوں اور کوئی لیکوڈ چیز اس میں جذب نہ ہو سکتی ہو، جیسے ریگزین یا چمڑے نما، پوشش، نیز اس میں کوئی دراڑ، وغیرہ بھی نہ ہو، الغرض مثلِ شیشہ و تلوار غیر مسام والی ہو، تو ایسی صورت میں حکم یہ ہے کہ صرف تین بار دھوڈالنے سے ہی وہ صوفہ پاک ہو جائے گا، اسے اتنی دیر تک چھوڑنا ضروری نہیں کہ پانی ٹپکنا بند ہو جائے۔

اور اس صورت میں اگر دھونے کی بجائے کسی کپڑے سے اس طرح پُونچھ کر صاف کر دیا کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، تو بھی وہ پاک ہو جائے گا، مگر کپڑے، وغیرہ سے صاف کرنے میں ان دو باتوں کی احتیاط ضروری ہے: (الف) صوفے

کی پوشش یا کَور پر کہیں دراڑ نہ ہو یا کہیں سے کچھ اکھڑا یا پھٹا ہوا حصہ نہ ہو، الغرض کسی طرح کا بھی کُھردرا پن ہونے کی صورت میں اس حصے کا پونچھنا کافی نہیں ہوگا، بلکہ دھو کر پاک کرنا ضروری ہوگا۔ (ب) نجاست صاف کرنے کے لیے جب ایک بار گیلے کپڑے کو استعمال کر لیا، تو دوسری بار اسی سے پونچھنے کی اجازت نہیں، بلکہ یا تو الگ سے پاک اور گیلا کپڑا لے کر اس سے صاف کیا جائے یا پہلے والے کو دھو کر پاک کر کے دوبارہ استعمال کیا جائے۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے "الجلد المدبوغ إذا أصابته نجاسة إن كان صلبا لا ينشف النجاسة لصلابته يطهر بالغسل في قولهم وإن كان ينشف النجاسة إن أمكن عصره يغسل ثلاثا ويعصر في كل مرة فيطهر وإن كان لا يمكن عصره عند أبي يوسف يغسل ثلاثا ويجفف في كل مرة. كذا في فتاوى قاضي خان" ترجمہ: اگر دباغت دیا ہوا چمڑا نجاست سے آلودہ ہو جائے، تو اگر وہ سخت ہو اور اپنی سختی کی وجہ سے نجاست کو جذب نہ کرتا ہو، تو ان کے قول کے مطابق صرف دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ نجاست کو جذب کرتا ہو، اور نچوڑا جا سکتا ہو، تو اسے تین بار دھونے اور ہر بار نچوڑنے سے وہ پاک ہو جائے گا۔ اور اگر نچوڑا نہ جا سکتا ہو، تو امام ابو یوسف کے نزدیک اسے تین بار دھونے اور ہر بار خشک کرنے سے (وہ پاک ہو جائے گا)۔ (فتاویٰ عالمگیری، جلد 1، صفحہ 43، دار الفکر، بیروت)

فتاوی عالمگیری میں ہے "وما لا ينعصر يطهر بالغسل ثلاث مرات والتجفيف في كل مرة؛ لأن للتجفيف أثرا في استخراج النجاسة وحد التجفيف أن يخليه حتى ينقطع التقاطر ولا يشترط فيه اليبس. هكذا في التبيين هذا إذا تشربت النجاسة كثيرا وإن لم تتشرب فيه أو تشربت قليلا يطهر بالغسل ثلاثا. هكذا في محيط السرخسي ---البساط النجس إذا جعل في نهر وترك ليلة حتى جرى الماء عليه طهر كذا في الخلاصة وهو الصحيح هكذا في شرح منية المصلي لإبراهيم الحلبي---إذا وقع على الحديد الصقيل الغير الخشن كالسيف و السكين والمرآة ونحوها نجاسة من غير أن يموه بها فكما يطهر بالغسل يطهر بالمسح بخرقة طاهرة. هكذا في المحيط ولا فرق بين الرطب واليابس ولا بين ما له جرم وما لا جرم له. كذا في التبيين وهو المختار للفتوى. كذا في العناية ولو كان خشنا أو منقوشا لا يطهر بالمسح. كذا في التبيين" ترجمہ: جو چیز نچوڑی نہیں جا سکتی، وہ تین مرتبہ دھونے اور ہر بار خشک کرنے سے پاک ہو جاتی ہے؛ کیونکہ خشک کرنے سے نجاست نکالنے میں اثر ہوتا ہے۔ اور خشک کرنے کی حد یہ ہے کہ اس کو اتنا چھوڑ دیا جائے کہ قطرے ٹپکنا بند ہو جائیں، اور اس میں مکمل خشک ہونا شرط نہیں۔ ایسا ہی التبیین میں ہے، یہ اس صورت میں ہے جب نجاست بہت زیادہ جذب ہو گئی ہو، اور اگر نجاست جذب نہ ہوئی ہو یا تھوڑی جذب ہوئی ہو تو تین بار دھونے سے پاک ہو جائے گی۔ ایسا ہی محیط السرخسی میں ہے۔ نجس بساط

(قالین، چٹائی وغیرہ) کو اگر کسی نہر میں ڈال دیا جائے اور رات بھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس پر پانی بہتا رہے، تو وہ پاک ہوجاتا ہے۔ ایسا ہی الخلاصہ میں ہے اور یہی صحیح قول ہے، ایسا ہی شرح منیۃ المصلی از ابراہیم الحلبی میں ہے۔ اگر لوہے کی چیز جیسے تلوار، چھری، آئینہ اور اس جیسی چیزوں پر، جو ہموار ہو اور کھردری نہ ہو، کوئی نجاست لگ جائے جبکہ اس کی اس پر ملمع سازی نہ کی گئی ہو، تو جیسے وہ دھونے سے پاک ہوجاتی ہے، ویسے ہی کسی پاک کپڑے سے پونچھنے سے بھی پاک ہوجاتی ہے۔ ایسا ہی المحیط میں ہے۔ اس میں تر وخشک، یا جس چیز کا جرم ہو یا نہ ہو، سب برابر ہیں۔ ایسا ہی التبیین میں ہے، اور یہی فتویٰ کے لیے پسندیدہ قول ہے۔ ایسا ہی العنایہ میں ہے۔ اور اگر وہ چیز کھردری ہو یا اس پر نقش ونگار ہوں، تو صرف پونچھنے سے پاک نہیں ہوگی۔ ایسا ہی التبیین میں ہے۔ (فتاوی عالمگیری، جلد 1، صفحہ 41 تا 43، دار الفکر، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے "جو چیز نچوڑنے کے قابل نہیں ہے (جیسے چٹائی، برتن، جُوتا وغیرہ) اس کو دھو کر چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے، یوہیں دو مرتبہ اَور دھوئیں تیسری مرتبہ جب پانی ٹپکنا بند ہوگیا وہ چیز پاک ہوگئی اسے ہر مرتبہ کے بعد سُوکھانا ضروری نہیں۔ یوہیں جو کپڑا اپنی نازکی کے سبب نچوڑنے کے قابل نہیں اسے بھی یوہیں پاک کیا جائے۔۔۔ اگر ایسی چیز ہو کہ اس میں نَجاست جذب نہ ہوئی، جیسے چینی کے برتن، یا مٹی کا پرانا استعمالی چکنا برتن یا لوہے، تانبے، پیتل وغیرہ دھاتوں کی چیزیں تو اسے فقط تین بار دھولینا کافی ہے، اس کی بھی ضرورت نہیں کہ اسے اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہوجائے۔۔۔ دَری یا ٹاٹ یا کوئی ناپاک کپڑا بہتے پانی میں رات بھر پڑا رہنے دیں پاک ہوجائے گا اور اصل یہ ہے کہ جتنی دیر میں یہ ظن غالب ہوجائے کہ پانی نَجاست کو بہالے گیا پاک ہوگیا، کہ بہتے پانی سے پاک کرنے میں نچوڑنا شرط نہیں۔۔۔ لوہے کی چیز جیسے چُھری، چاقو، تلوار وغیرہ جس میں نہ زنگ ہو نہ نقش ونگار نجس ہوجائے، تو اچھی طرح پونچھ ڈالنے سے پاک ہوجائے گی اور اس صورت میں نَجاست کے دَلدار یا پتلی ہونے میں کچھ فرق نہیں۔ یوہیں چاندی، سونے، پیتل، گلٹ اور ہر قسم کی دھات کی چیزیں پونچھنے سے پاک ہوجاتی ہیں بشرطیکہ نقشی نہ ہوں اور اگر نقشی ہوں یا لوہے میں زنگ ہو تو دھونا ضروری ہے پونچھنے سے پاک نہ ہوں گی۔۔۔ آئینہ اور شیشے کی تمام چیزیں اور چینی کے برتن یا مٹی کے روغنی برتن یا پالش کی ہوئی لکڑی غرض وہ تمام چیزیں جن میں مسام نہ ہوں کپڑے یا پتّے سے اس قدر پونچھ لی جائیں کہ اثر بالکل جاتا رہے پاک ہوجاتی ہیں۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 399، 400، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

بہارِ شریعت میں ہے "پکایا ہوا چمڑا ناپاک ہو گیا، تو اگر اسے نچوڑ سکتے ہیں تو نچوڑیں ورنہ تین مرتبہ دھوئیں اور ہر مرتبہ اتنی دیر تک چھوڑ دیں کہ پانی ٹپکنا موقوف ہو جائے۔" (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 399، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو الفیضان مولانا عرفان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-4018

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 1447ھ / 14 جولائی 2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net